روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
ہفتہ 25 جولائی 2009ء 2 شعبان 1430 ہجری 25 وفا 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 167

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جن کا خدا تعالیٰ سے کامل تعلق ہوتا ہے اور کامل اور مصفّا الہام پاتے ہیں۔ قبول فیوض الٰہیہ میں برابر نہیں ہوتے اور ان سب کا دائرہ استعداد فطرت باہم برابر نہیں ہوتا بلکہ کسی کا دائرہ استعداد فطرت کم درجہ پر وسعت رکھتا ہے اور کسی کا زیادہ وسیع ہوتا ہے اور کسی کا بہت زیادہ اور کسی کا اس قدر جو خیال وگمان سے برتر ہے اور کسی کا خدا تعالیٰ سے رابطۂ محبت قوی ہوتا ہے اور کسی کا اقویٰ۔ اور کسی کا اس قدر کہ دُنیا اُس کو شناخت نہیں کرسکتی اور کوئی عقل اُس کے انتہاء تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور وُہ اپنے محبوبِ ازلی کی محبت میں اِس قدر محو ہوتے ہیں کہ کوئی رگ و ریشہ اُن کی ہستی اور وجود کا باقی نہیں رہتا اور یہ تمام مراتب کے لوگ بموجب آیت کل فی فلک یسبحون اپنے دائرہ استعداد فطرت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکتے۔ اور کوئی اُن میں سے اپنے دائرہ فطرت سے بڑھ کر کوئی نُور حاصل نہیں کرسکتا اور نہ کوئی رُوحانی تصویر آفتابِ نُورانی کی اپنی فطرت کے دائرہ سے بڑھ کر اپنے اندر لے سکتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر ایک کی استعدادِ فطرت کے موافق اپنا چہرہ اُسکو دِکھا دیتا ہے اور فطرتوں کی کمی بیشی کیوجہ سے وہ چہرہ کہیں چھوٹا ہو جاتا ہے اور کہیں بڑا۔ جیسے مثلاً ایک بڑا چہرہ ایک آرسی کے شیشہ میں نہایت چھوٹا معلوم ہوتا ہے مگر وُہی چہرہ ایک بڑے شیشہ میں بڑا دِکھائی دیتا ہے۔ مگر شیشہ خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا چہرہ کے تمام اعضاء اور نقوش دکھا دیتا ہے صرف یہ فرق ہے کہ چھوٹا شیشہ پورا مقدار چہرہ کا دکھلا نہیں سکتا۔ سو جس طرح چھوٹے اور بڑے شیشہ میں یہ کمی بیشی پائی جاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی ذات اگرچہ قدیم اور غیر متبدّل ہے مگر انسانی استعداد کے لحاظ سے اِس میں تبدیلیاں پَیدا ہوتی ہیں اور اس قدر فرق نمودار ہو جاتے ہیں کہ گویا اظہارِ صفات کے لحاظ سے جو زید کا خدا ہے اُس سے بڑھ کر وُہ خدا ہے جو بکر کا خدا ہے اور اس سے بڑھ کر وہ جو خالد کا خدا ہے مگر خدا تین نہیں خدا ایک ہی ہے صرف تجلیاتِ مختلفہ کیوجہ سے اس کی شانیں مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 27، 28)

شدت وحی

حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:۔

میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات سخت سردی کا دن ہوتا تھا لیکن جب آپؐ پر وحی اترتی تھی تو پسینہ آپ کی پیشانی سے پھوٹ پھوٹ کر بہتا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر 2)

امتحان داخلہ

جامعہ احمدیہ ربوہ

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا تحریری امتحان مورخہ 10 / اگست 2009ء کو ہوگا۔

تمام امیدواران:

i) امتحان کیلئے صبح 8:00 بجے وکالت تعلیم تحریک جدید میں رپورٹ کریں۔

ii) جونہی میٹرک / ایف اے کا رزلٹ ملے فوری طور پر وکالت تعلیم کو اس کی اطلاع کریں۔

iii) امتحان کے وقت سند / رزلٹ کارڈ / سکول کالج کا سرٹیفکیٹ اصل اور تصدیق شدہ فوٹو کاپی ساتھ لائیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

۞ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ اپنی درخواست والد / سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں تاکہ انٹرویو سے قبل دفتری کارروائی مکمل کی جاسکے۔

شرائط

☆ امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ ایف اے / ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الاول

4 قسم کے لوگ

انسان دنیا میں چار قسم کے ہیں۔ بعض اپنی قومیت یا ملک یا تربیت وغیرہ کے باعث نیک اصول، سادہ طور سے حاصل کرتے اور جو سکھائے جاتے وہ سچے اصول ہی ہوتے ہیں۔ مثلاً آج تک ہم نے جس قدر ترقی کی ہے اس اصول تک پہنچے ہیں جو ہماری ماں نے ہمیں بتلائے تھے۔ بالمقابل دوسری قوم ہے کہ بدبختی سے گند، شرارت بے ایمانی وغیرہ ان کو بتائے گئے ہیں۔ مثلاً فواحشات کی لڑکیاں، مشرکوں اور بت پرستوں کی اولاد۔ ڈاکہ زن، جھوٹے، دغا باز، اپنی اولاد کو کیا سکھاتے ہیں۔ پس ایک قوم نے سادگی سے سچائی اختیار کرلی اور دوسرے نے سادگی سے بدی اختیار کرلی۔

دونوں کے اخیر میں ایک اور قوم ہے وہ وہ لوگ ہیں جو نیکی یا بدی کو ابتدا میں سیکھنے پر ان کی طبیعت میں چلبلا پن ہوتا ہے اور دن بدن اعتراضات کو سننے پر اس طرف متوجہ نہیں ہوتے اور اپنے اصولوں پر قائم رہتے ......پس بعض وہ ہیں جو دوسروں کے اعتراضات کو اور سوال و جواب کو سنتے ہی نہیں اور نہ انہیں اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔

چوتھی قسم کے وہ لوگ ہیں جو سوال کو سنتے اور اس پر غور کرتے اور بعض وقت ان اعتراضات پر مائل ہو جاتے اور کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ بات قابل قدر ہے۔ ان لوگوں پر جب سوال کی زد آکر پڑتی ہے تو گھبرا جاتے اور کبھی تو خود جواب سوچتے اور کبھی کسی دوسرے سے جا کر دریافت کرتے ہیں۔

پس چوتھی قسم کے لوگوں کے واسطے ہی علم کلام کی کتابیں ہوتی ہیں۔ مگر یہ بھی چوتھے قسم میں سے وہ لوگ ہیں جو خود غور وخوض نہیں کرسکتے۔ پھر دوسروں سے جا کر دریافت کرتے ہیں۔ پس مرزا صاحب نے بھی ایسے لوگوں کو ہی مخاطب فرمایا ہے۔ باقی اقسام کے لوگ تو بالکل محتاج نہیں ہوتے۔

قرآن کریم کی عظمت

قرآن کریم کی راست بازی کی ایک باریک اصل۔ جب کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں کامل ہوں یا میری کتاب کامل ہے تو چونکہ کامل چیز دوسرے کی محتاج نہیں ہوتی اس لئے ضرور ہے کہ وہ اپنے کمال کی آپ ہی دلیل سی پیش کرے اور اگر اس کے کمال کی دلیل کوئی اور شخص دیتا ہے خود مدعی دلیل نہیں دے سکتا تو معلوم ہوا کہ وہ خود کامل نہیں۔ پس جو کلام خود اپنے کمال کا دعویٰ کرے اور اپنی خوبی کے دلائل بھی خود پیش کرے اور جس عقیدہ باطلہ کو وہ دفع کرنا چاہتی ہے اس عقیدے اور اس کی برائی کو بھی بیان کردے تو وہ کلام کامل کلام کہلائے گی۔ مثلاً قرآن نے دعویٰ کیا ہے کہ شرک بری چیز ہے۔ اگرچہ اس کی نسبت قرآن میں یہ ذکر کثرت سے آیا ہے مگر میں ایک ذکر بطور مثال بیان کرتا ہوں۔ اغیر اللہ......احمقو تم کہتے ہو کہ کوئی بت بنا دو خدا کے سوائے۔ خدا نے تو بندے کو بڑی بزرگی اور طاقت دی ہے اور بت تو تم سے کمزور ہیں۔ مثلاً آگ کی لوگ پرستش کرتے پھر آگ ہماری خادم ہے ضرورت کے وقت اس کو جلاتے اس سے کام لیتے اور جب چاہتے اس کو بجھا دیتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس، پانی، مٹی، ہوا، سورج، چاند، لوہا، پتھر یہ تو سب خادم ہیں۔ پس شرک بتایا۔ اس کے برے ہونے کی دلیل بتائی۔

اسی طرح نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ شہد کی مکھی اور دودھ اور پھلوں وغیرہ کی دلیلیں ملاحظہ کرو۔

پس قرآن میں ہر دعویٰ کی دلیل دی گئی ہے اور یہ ایک ایسا اعلیٰ درجہ کا اصل ہے کہ ہم نے کبھی 13 سو برس کی کتاب میں نہیں دیکھا۔

الہام الٰہی

مرزا سلطان احمد صاحب سے ایک کمشنر صاحب نے دریافت کیا کہ مرزا صاحب کے الہام کے دعوے میں تمہیں بھی اتفاق ہے۔

جواب دیا کہ یہ سوال میرے نزدیک ایک ایسا مشکل ہے کہ میں کیا جواب دوں۔ آپ کمشنر اور میں تحصیلدار پھر میں بیٹا اور مرزا صاحب میرے باپ۔ بہرحال میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ کیا خدا رازق تھا۔ اس کا جواب یہ ہوگا کہ ہاں تھا کس طرح اس لئے کہ وہ اب بھی رازق ہے۔ کیا خدا خالق تھا ہاں تھا اس لئے کہ آج بھی خالق ہے پس کیا خدا کسی کے ساتھ ہمکلام ہوتا تھا ہاں ہوتا تھا پس آج بھی کسی سے ہمکلام ہوتا ہے۔

کامل کتاب کا زمانہ

آریہ لوگ بعض اوقات سوال کر بیٹھتے ہیں کہ دنیا میں خدا نے پہلی کتاب ہی کیوں کامل نہ کردی بار بار کتابوں کے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔

جواب: خدا کا کلام، خدا کا قول ہے اور دنیا خدا کا فعل ہے اور خدا کے فعل میں ضرورتوں پر اشیاء کا ظہور ہوتا ہے یا نہیں۔ مثلاً ریل آج کیوں بنی پہلے کیوں نہ ایجاد ہوئی۔ پس پہلے بادشاہ ایسے ظالم تھے کہ مخلوقات کو ایک گاؤں سے نکل کر دوسرے گاؤں تک جانے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ تو اگر اس وقت ریل ایجاد ہوتی تو لوگ سوار ہو کر کہاں جاتے یا محاصل واسباب تاجروں کا لوٹ لیا جاتا تھا تو لندن سے کوئی شخص اسباب تجارت سٹیم پر لاد کر بمبئی لایا اور بمبئی کے بادشاہ نے اسے لوٹ لیا تو وہ ایسی تجارت سے کیا فائدہ اٹھاتا۔ یا مثلاً ایک بچہ کو تولد ہوتے ہی عمدہ سے عمدہ اور لذیذ سے لذیذ کھانا تم لاکر کھلا دو۔ تو یہ تمہاری غلطی ہوگی کیونکہ اس وقت اس کو ماں کے دودھ کی ضرورت ہے نہ کہ تمہارے لذیذ کھانوں کی۔ پس قبل از ضرورت مدلل کتاب کا آنا غیر ضروری تھا پس جس طرح بچہ سکھایا اور تربیت دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خلقت کو سکھایا ہے۔ اسی طرح خدا کی وحی بدوں محرک کے نہیں ہوئی۔ میں نے خود تجربہ کیا ہے کہ جب تک قلق اضطراب اور گھبراہٹ طلب کی نہ ہو اس وقت تک خدا تعالیٰ کے نکات معرفت حاصل نہیں ہوتے۔ پس یہ نکتہ معرفت کا ہے۔ خدا کے حضور میں تو سب کچھ موجود ہوتا ہے۔ پر خدا کے نزدیک وان من شئی ......کا اندازہ ہوتا ہے۔

اسی لئے میرا خیال ہے کہ لیکچروں اور واعظوں کے واسطے بھی قبل از وقت تیاری نہیں کرنی چاہئے۔ یا ایک کتاب کا مسودہ تحریر کرکے بہت مدت رکھ رکھنا اور بہت دیر کے بعد اس کو چھاپنا غلطی ہے کیونکہ اگر وقت پر خدا کی توجہ ہو تو وہ خود حسب ضرورت مضامین سمجھا دیتے ہیں۔ پس اس زمانہ میں مخلوقات انسانی دنیا میں تھوڑی تھی دوسرے بلاد میں ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔ نہ بیماریاں اس کثرت سے تھیں اور نہ ایسی تحریکیں تھیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کیوں کسی چیز کو بلا ضرورت اور بدوں طلب نازل کردیتا۔ مثلاً لوہا، سکہ، کوئلہ وغیرہ اشیاء پر نظر کرو۔ ان کو ظاہر نہیں کیا جب تک کہ ان کی ضرورت دنیا کو محسوس نہیں ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد حرمت ہوگی اور دنیا کی قومیں آپس میں مل جاویں گی پس ایسی کتاب نازل کرنی چاہئے جو کل دنیا کے واسطے جامع ہو۔ فقط

(الحکم 11 فروری 1905ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

27/ جولائی 2009ء

1-00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء تیسرا دن (دوبارہ)
4-40 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء عالمی بیعت (دوبارہ)
6-00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء پہلے دن کی کارروائی (دوبارہ)
12-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء پہلے دن کی کارروائی (دوبارہ)
1-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2009ء
2-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء پہلے دن کی کارروائی (دوبارہ)
4-25 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء پہلے دن کی کارروائی، پرچم کشائی، افتتاحی تقریب، خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
7-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء پہلے دن کی کارروائی (دوبارہ)
9-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2009ء
10-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء پہلے دن کی کارروائی (دوبارہ)

28/ جولائی 2009ء

12-25 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء کارروائی، پرچم کشائی، افتتاحی خطاب
2-00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء پہلے دن کی کارروائی (دوبارہ)
6-00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء پہلے دن کی کارروائی خطاب فرمودہ حضور انور
12-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء دوسرے دن کی کارروائی (دوبارہ)
2-50 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء خواتین سے حضور انور کا خطاب (دوبارہ) 25-7-09
4-30 pm	انتخاب سخن
6-30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے دن کا خطاب 25-7-09

29/ جولائی 2009ء

1-50 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء خواتین سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب
3-30 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء دوسرے دن کی کارروائی (دوبارہ)
5-30 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
6-00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء دوسرے دن کی کارروائی 25-7-09
12-00 pm	جلسہ سالانہ 2009ء تیسرے دن کی کارروائی
3-40 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء "عالمی بیعت" کی کارروائی (دوبارہ)
6-30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء مختلف تقاریر کے سیشن
9-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء تیسرا دن (دوبارہ)
11-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء تیسرے دن کی کارروائی (دوبارہ)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زبیرؓ بن العوام

نام ونسب وحلیہ

آپ کا نام زبیرؓ والد کا نام عوام اور والدہ کا نام صفیہ تھا کنیت ابوعبداللہ تھی۔نسب پانچویں پشت میں نبی کریم ﷺ سے مل جاتا ہے۔آپ کی والدہ حضرت صفیہؓ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی تھیں۔اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے آپ حقیقی بھتیجے تھے۔حضرت ابوبکرؓ کے داماد ہونے کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ سے ہمزلف ہونے کی نسبت بھی تھی۔

آپ ہجرت نبوی سے 28 سال قبل پیدا ہوئے۔والد بچپن میں انتقال کر گئے تھے۔والدہ نے تربیت میں تادیب اور سختی سے کام لیا۔آپ کہا کرتی تھیں کہ اس کا مقصد زبیر کو ایک دانا اور بہادر انسان بنانا ہے۔لڑکپن کا واقعہ ہے مکہ میں ایک نوجوان کے ساتھ آپ کا جھگڑا ہوگیا۔اس کو ایسا مکہ مارا کہ اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔حضرت صفیہؓ کو خبر پہنچی تو اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے انہوں نے بڑا دلچسپ تبصرہ کیا۔شکایت کرنے والوں سے پوچھا پہلے بتاؤ کہ تم نے زبیر کو کیسا پایا۔بہادر یا بزدل؟(1)

حضرت زبیرؓ کا قد لمبا تھا سواری پر بیٹھتے تو پاؤں زمین کو چھوتے اور رنگ سفید،جسم ہلکا پھرتیلا،رخسار ہلکے،داڑھی بھی ہلکی اور سرخی مائل تھی۔(2)

قبول اسلام اور تکالیف

حضرت زبیرؓ نے سولہ برس کی عمر میں پانچویں یا چھٹے نمبر پر اسلام قبول کیا۔اور قبول اسلام میں سبقت لینے والوں میں آپ کا ممتاز مقام تھا۔کم سن ہونے کے باوجود بہادری اور جاں نثاری آپ کا طرّہ امتیاز تھی۔مکہ میں ابتداء میں آپ کی مؤاخات حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے ہوئی۔قبول اسلام کے بعد کوئی ایسا غزوہ نہیں ہوا جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت نہ کی ہو۔(3)

اسلام کے ابتدائی زمانہ مخالفت کی بات ہے کسی نے مشہور کردیا کہ نبی کریمؐ کو مشرکین نے گرفتار کرلیا ہے۔حضرت زبیرؓ نے سنتے ہی تلوار سونتی اور فوراً رسول اللہؐ کے پاس پہنچے۔رسولؐ اللہ نے دیکھ کر پوچھا کیا۔عرض کیا کہ حضورؐ میں تو آپ کی گرفتاری کا سن کر دیوانہ وار آپ کی طرف چلا آیا ہوں۔رسول اللہؐ نے نہ صرف اس جاں نثار فدائی کیلئے دعا کی بلکہ آپ کی تلوار کیلئے بھی دعا کی۔(4)

ابتدائے اسلام میں حضرت زبیرؓ پر بھی بہت سختیاں ہوئیں ان کا چچا ان کو چٹائی میں باندھ کر دھوئیں کی دھونی دیتا آپ کا دم گھٹنے لگتا۔مگر آپ کلمۂ توحید کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔اور ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ جو چاہو کرلو میں اس دین سے انکار نہیں کرسکتا۔(5)

ظلم وستم انتہا کو پہنچا تو حبشہ ہجرت کی اور پھر کچھ عرصہ کے بعد مدینہ ہجرت کی سعادت پائی۔مکے میں قیام کے دوران بعد میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت طلحہؓ کو بھی آپ کا بھائی قرار دیا۔

شجاعت

ہجرت مدینہ کے بعد حضرت سلمہؓ بن سلامہ سے بھائی چارہ ہوا جو بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے انصار میں سے معزز بزرگ تھے۔آپ کی شجاعت و بہادری ضرب المثل تھی۔غزوہ بدر میں زرد رنگ کا عمامہ سر پہ باندھ رکھا تھا۔مسلمانوں کے پاس کل دو گھوڑوں میں سے ایک پر وہ سوار تھے۔اس جنگ میں وہ اس جانبازی اور دلیری سے لڑے کہ جس طرف نکل جاتے دشمن کی صفیں تہ وبالا کرکے رکھ دیتے۔مشہور تھا کہ اس روز فرشتے بھی زبیرؓ کی پگڑی جیسی زرد پگڑیاں پہنے نازل ہوئے تھے۔(6)

ایک مشرک نے بلند ٹیلے پر کھڑے ہوکر دعوتِ مبارزت دی حضرت زبیرؓ لپک کر اس پر حملہ آور ہوئے۔مگر تھوڑی دیر میں قلابازیاں کھاتے ہوئے ٹیلے سے نیچے آنے لگے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دونوں میں سے جو پہلے زمین پر آرہے گا وہی ہلاک ہوگا۔اور ایسا ہی ہوا وہ مشرک پہلے زمین پر گرا اور مارا گیا۔

میدان بدر میں ایک اور سُورما عبیدہ بن سعید سر سے پاؤں تک زرہ بند تھا اور صرف آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔حضرت زبیرؓ اس کے مقابلے میں بھی نکلے اور تاک کر اُس کی آنکھ میں ایسا نیزہ مارا کہ وہ دوسری طرف سے باہر نکل گیا۔اس کی لاش پر بیٹھ کر بمشکل کھینچ کر نیزہ نکالا گیا تو پھل ٹیڑھا ہوچکا تھا۔آنحضرتؐ نے زبیر کی بہادری کے نشان کے طور پر وہ نیزہ حضرت زبیرؓ سے مانگ کر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔رسولؐ اللہ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین میں یہ امانت بطور تبرک منتقل ہوتی رہی۔یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت زبیرؓ کے بیٹے حضرت عبداللہؓ کے پاس یہ نیزہ پہنچا۔جو ان کی وفات تک ان کے پاس رہا۔

حضرت زبیرؓ نے جس بے جگری سے میدان بدر میں داد شجاعت دی اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ سارا بدن زخموں سے چھلنی تھا۔ایک زخم تو اتنا گہرا تھا کہ ہمیشہ کے لئے بدن میں گڑھا پڑ گیا۔آپؓ کی تلوار میں بدر کے دن گردنیں مارتے مارتے دندانے پڑ گئے تھے۔بلاشبہ آپ کی اس بہادری پر عرب کے شاعر کا یہ شعر صادق آتا ہے

وَلَا عَیبَ فِیھِم غَیرَ أَنَّ سُیُوفَھُم
بِھِنَّ فُلُولٌ مِن کِرَاعِ الکَتَائِبِ

کہ ان بہادروں میں کوئی عیب نہیں۔اگر ہے تو بس یہ کہ ان کی تلواروں میں لڑائی اور جنگ آزمائی کے باعث بہت دندانے پڑ چکے ہیں۔اور یوں عرب شاعر نے بظاہر مذمت میں لپٹی ہوئی ان بہادروں کی مردانگی کی ایسی اعلیٰ درجہ کی تعریف کردی کہ اس سے بڑھ کر اور کیا تعریف ہوگی۔(7)

غزوہ احد اور خندق میں جاں نثاری

غزوہ احد میں مشرکین کے اچانک حملے کے وقت جب بڑے بڑے غازیوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور جو چودہ صحابہؓ ثابت قدم رہے ان میں جاں نثار حواری رسول حضرت زبیرؓ بھی تھے۔

جنگ احد میں مشرکین کے واپس جانے کے بعد رسول کریم ﷺ نے جب بعض اطلاعات کی بناء پر یہ خطرہ محسوس کیا کہ دشمن پھر پلٹ کر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو آپؐ نے فرمایا ہم ان کا تعاقب کریں گے کون ساتھ دے گا۔تب ستر صحابہ آپ کے ساتھ اس تعاقب میں شریک ہوئے۔حضرت عائشہؓ حضرت عروہؓ سے فرماتی تھیں ان میں تمہارے نانا ابوبکرؓ اور دادا حضرت زبیرؓ بھی تھے۔(8)

غزوہ خندق میں حضرت زبیرؓ کی ڈیوٹی خواتین کی حفاظت پر تھی جس کا حق آپ نے خوب ادا کیا۔مدینہ کے یہود بنوقریظہ کے ساتھ اگرچہ مسلمانوں کا معاہدہ تھا لیکن مشرکین عرب کا چاروں طرف سے مدینہ پر ہجوم دیکھ کر وہ بھی بدعہدی پر اتر آئے۔یہ شدید سردی کے دن تھے۔رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو آواز دی کہ کوئی ہے جو بنوقریظہ کی خبر لائے؟مارے سردی کے ان کی آواز نہیں نکل رہی تھی۔تین مرتبہ رسولؐ اللہ کے آواز دینے پر ہر دفعہ ایک ہی آواز آئی اور یہ آواز جس بہادر اور جری پہلوان کی تھی وہ زبیرؓ تھے۔انہوں نے ہر دفعہ لبیک کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان!میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں۔پھر زبیرؓ جاکر دشمن کی خبریں لے آئے۔جب آپ واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کی فدائیت سے خوش ہوکر فرمایا ”ہر نبی کا ایک حواری یعنی خاص مددگار ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔“(9)

اسی طرح فرمایا ”اے زبیر!میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں!“حضرت زبیرؓ کو حدیبیہ میں بھی شرکت کی توفیق ملی اور رسول کریمؐ نے بدر اور حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ان میں سے کوئی آگ میں داخل نہ ہوگا۔

غزوہ خیبر میں بہادری

پھر غزوۂ خیبر کا موقع آیا تو یہود خیبر کا رئیس اور بہادر مرحب حضرت علیؓ سے مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا۔اس کا بھائی یاسر نہایت غضبناک ہوکر اپنے بھائی کا انتقام لینے کیلئے میدان میں نکلا۔اور کہا کہ کوئی ہے جو میرے مقابلے پہ آئے حضرت زبیرؓ نے آگے بڑھ کر اس کا مقابلہ کیا۔اور اس دیوہیکل انسان کے مقابلے پر حضرت زبیرؓ کو جاتے دیکھ کر ماں کی ممتا جاگی۔آپ کی والدہ صفیہؓ پریشان ہوکر کہنے لگیں کہ آج زبیرؓ کی خیر نہیں۔مگر رسول خدا ﷺ نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہو گا۔زبیرؓ اس پر لازماً غالب آئے گا۔چنانچہ انہوں نے چند ہی لمحوں میں اس بہادر کو زیر کرلیا۔

فتح مکہ اور حنین میں خدمات

فتح مکہ کے موقع پر بھی حضرت زبیرؓ کو کلیدی خدمات کی توفیق ملی۔پہلے آپ کو حضرت علیؓ کے ساتھ اس مہم میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔جو ایک مخبری کرنے والی شُتر سوار عورت کو گرفتار کرنے کے لئے رسول خدا ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر بھجوائی تھی اور اس سے آپ کامیاب وکامران واپس لوٹے۔مکے میں داخلے کا وقت آیا دس ہزار قدوسیوں کے لشکر کے چھوٹے چھوٹے دستے بنائے گئے۔آخری دستہ وہ تھا جس میں خود آنحضرت ﷺ موجود تھے اور اس دستہ کے علمبردار حضرت زبیرؓ تھے۔مکہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہونے کے بعد حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ گھوڑوں پر سوار آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔رسول اللہ ﷺ نے خود بڑی محبت کے ساتھ اپنے دست مبارک سے ان مجاہدوں کے چہروں سے گردوغبار صاف کی اور ان کے مالِ غنیمت کے حصے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ گھوڑسواروں کے لئے ہم نے عام مجاہدین سے دوگنے حصے مقرر کئے ہیں۔یہ گویا حضرت زبیرؓ کی شاندار خدمات پر رسولؐ اللہ کی طرف سے انعام کا اعلان تھا۔(10)

فتح مکہ کے بعد حنین کا معرکہ پیش آیا۔حنین کی گھاٹیوں میں چھپے ہوئے تیرانداز مسلمان مجاہدین کی نقل وحرکت دیکھ رہے تھے۔حضرت زبیرؓ کی بہادری اتنی زبان زدعام اور ضرب المثل تھی کہ کمین گاہوں میں چھپے ہوئے دشمنوں پر جب آپ نے حملے کا ارادہ کیا تو دشمنوں میں سے ایک شخص نے آپ کو پہچان لیا۔وہ بے اختیار اپنے ساتھیوں کو پکار کر کہنے لگا۔لات وعزیٰ کی قسم یہ طویل القامت شہ سوار یقیناً زبیر ہے۔اس کا

حملہ بڑا خطرناک ہوتا ہے تیار ہو جاؤ۔ اس اعلان کی دیر تھی کہ حضرت زبیرؓ پر ایک دستے نے تیروں کی بوچھاڑ کردی۔ حضرت زبیرؓ نے نہایت جرأت اور دانشمندی کے ساتھ اس حملے کا مقابلہ کیا اور یہ گھاٹی دشمنوں سے بالکل خالی کروا کر دم لیا۔

جنگ یرموک میں شجاعت

جنگ یرموک میں بھی حضرت زبیرؓ کی غیر معمولی شجاعت دیکھنے میں آئی دورانِ جنگ ایک دفعہ چند نوجوانوں نے زبیرؓ سے کہا کہ اگر آپ دشمن کے قلب لشکر میں گھس کر حملہ کریں تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ حضرت زبیرؓ کو تائیدالٰہی سے اپنی قوتِ بازو پر ایسا اعتماد تھا فرمانے لگے تم میرا ساتھ نہیں دے سکتے مگر جب ان سب نوجوانوں نے اصرار کیا تو آپؓ نے ان نوجوان بہادروں کے دستے کو ساتھ لیا اور دشمن کے قلب لشکر پر حملہ کر دیا۔ رومی فوج کے قلب کو چیرتے ہوئے تنہا لشکر کے اس پار نکل گئے تمام ساتھی پیچھے رہ گئے تھے پھر آپؓ حملہ کرتے ہوئے واپس لوٹے تو رومیوں نے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور گھیرا ڈال کر ہر طرف سے آپ پر حملہ آور ہو گئے اور سخت زخمی کر دیا۔ آپ کی گردن پر تلواروں کے اتنے کاری زخم آئے کہ اچھے ہونے کے بعد بھی اس میں گڑھے باقی رہ گئے۔

حضرت عروہؓ کہا کرتے تھے حضرت زبیرؓ کی پشت پر بدر کے زخم کے بعد یرموک کے زخم کا گڑھا تھا جس میں انگلیاں داخل کر کے میں بچپن میں کھیلا کرتا تھا۔(11)

موصل کے ایک بزرگ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں میں حضرت زبیرؓ کے ہمراہ تھا انہیں غسل کی ضرورت پیش آئی۔ میں نے ان کیلئے پردہ کیا میری نظر ان کے جسم پر پڑی تو وہ تلواروں کے نشانوں سے جگہ جگہ کٹا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ ایسے زخموں کے نشان میں نے کسی شخص پر نہیں دیکھے انہوں نے فرمایا ان میں ہر زخم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خدا کی راہ میں لگا۔(12)

ایسے حیرت انگیز مجاہدوں کی شجاعت اور قربانیوں کا ہی نتیجہ تھا کہ رومی فوج بھاگ گئی اور یرموک کے میدان میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اور وہ ملک شام کے تاج و تخت کے وارث بنے۔

فتح شام کے بعد حضرت عمرو بن العاصؓ نے مصر کا قصد کیا۔ حضرت عمرؓ نے ان کی مدد کے لئے دس ہزار کی فوج اور چار افسروں کی کمک بھیجی اور لکھا کہ ان افسروں میں سے ایک ایک ہزار سوار کے برابر ہے۔ ان میں سے ایک کمانڈر حضرت زبیرؓ بھی تھے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے محاصرہ فسطاط کے جملہ انتظامات ان کے سپرد فرمائے تھے۔ سات ماہ ہو گئے محاصرہ ٹوٹنے کو نہ آتا تھا۔ حضرت زبیرؓ نے ایک دن تنگ آ کر کہا کہ آج میں مسلمانوں پر اپنی جان فدا کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر ننگی تلوار ہاتھ میں لئے اور قلعہ کی دیوار کے ساتھ سیڑھی لٹکائی اور اوپر چڑھ گئے تاکہ فصیل کو پھلانگ کر قلعے میں داخل ہو جائیں۔ چند اور صحابہ نے بھی ساتھ دیا۔ فصیل پر پہنچ کر سب نے ایک ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ تمام فوج نے جواباً ساتھ دیا۔ فسطاط کی سرزمین نعرہ ہائے تکبیر سے دہل اُٹھی۔ عیسائی سمجھے کہ مسلمان قلعے کے اندر گھس آئے ہیں وہ بدحواس ہو کر بھاگے۔ دریں اثناء حضرت زبیرؓ نے موقع پا کر قلعے کا دروازہ کھول دیا۔ اسلامی فوج اندر داخل ہو گئی اور مقوقس شاہ مصر کی درخواست پر ان کے ساتھ صلح کا معاہدہ طے پایا۔

خلفاء کا اعتماد

حضرت عمرؓ نے حضرت زبیرؓ کی ذہانت و فراست اور آپ کی خدمات کے باعث انتخاب خلافت کمیٹی میں آپ کا بھی نام مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں حضرت زبیرؓ بڑھاپے کی عمر میں داخل ہو چکے تھے، اس لئے خاموشی سے باقی زندگی بسر کردی۔ حضرت عثمانؓ آپؓ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ چنانچہ اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت عثمانؓ جب شدید نکسیر پھوٹنے سے بہت زیادہ بیمار ہو گئے۔ اس سال حج پر بھی نہیں جا سکے اور اپنی نازک حالت کی بناء پر ذاتی وصیت تک بھی کردی تو قریش کے بعض لوگوں نے عرض کیا کہ اپنے بعد جانشین مقرر کر دیں۔ آپؓ نے مشورہ کرتے ہوئے فرمایا کسے جانشین کروں؟ اس سلسلہ میں حضرت زبیرؓ کا نام آنے پر حضرت عثمانؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جہاں تک میرا علم ہے وہ سب سے بہتر ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کو بھی بہت زیادہ پیارے تھے۔(13)

35 ہجری میں فتنہ پردازوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کرلیا۔ تو حضرت زبیرؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ کو خلیفہ وقت کی حفاظت کے لئے بھجوایا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت زبیرؓ نے رات کے وقت نماز جنازہ ادا کر کے ان کی وصیت کے مطابق مضافاتِ مدینہ میں سپرد خاک کیا۔

جنت کی بشارت

آپ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک انسان تھے حضرت زبیرؓ کو رسول اللہ ﷺ نے آپ کی زندگی میں جنت کی بشارت دی تھی اور وہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔

حضرت زبیرؓ نے 36ھ میں 64 برس کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے۔ اس میں حرکت پیدا ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حراء! تھم جا کہ تجھ پر سوائے نبی، صدیق اور شہید کے کوئی نہیں۔(14)

حضرت زبیرؓ فرمایا کرتے تھے کہ میرے جسم کا کوئی عضو ایسا نہیں جو رسول اللہ ﷺ کی معیت میں زخمی نہ ہوا ہو۔(15)

خشیت الٰہی

حد درجہ احتیاط اور خشیّت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی روایات بھی کثرت سے بیان نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا کہ دیگر صحابہ کی طرح کثرت سے احادیث کیوں بیان نہیں کرتے فرمایا جب سے اسلام لایا ہوں رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوا۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی اس تنبیہہ سے ڈرتا ہوں۔ کہ ”جس نے میری طرف غلط بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“(16)

خداخوفی، حق پسندی، بے نیازی، سخاوت اور ایثار حضرت زبیرؓ کے خاص اوصاف تھے۔ آپ کی شجاعت اور مردانگی کا ذکر گزر چکا ہے۔ اسکندریہ کے محاصرہ نے طول کھینچا تو آپ نے سیڑھی لگا کر قلعے کی فصیل پار کرنا چاہی ساتھیوں نے کہا کہ قلعے میں سخت طاعون کی وَبا ہے؟ آپ نے بے دھڑک فرمایا کہ ہم بھی طعن و طاعون کے لئے ہی آئے ہیں۔ پھر موت کا کیا خوف یہ کہا اور سیڑھی لگا کر دیوار پر چڑھ گئے۔(17)

حضرت زبیرؓ کو رسول اللہ ﷺ نے جو حواری رسول کا لقب عطا فرمایا تھا۔ آپؐ کے اس ساتھی میں آنحضور ﷺ کے پاکیزہ اخلاق جلوہ گر تھے۔ امانت و دیانت کا یہ عالم تھا کہ لوگ کثرت سے امانتیں آپ کے پاس رکھتے تھے۔

فیاضی وعطا

حضرت زبیرؓ مالدار انسان تھے۔ مگر اس سے کہیں بڑھ کر وہ فیاض تھے۔ آپؓ کے ایک ہزار غلام تھے جو روزانہ اجرت پر کام کر کے خاص رقم لے کر آتے تھے مگر کبھی آپؓ نے یہ مال اپنے اوپر خرچ کرنا پسند نہ کیا بلکہ جو آتا وہ خدا کی راہ میں صدقہ کر دیتے۔

اصل ذریعہ معاش تجارت تھا۔ مال غنیمت سے بھی اس بہادر مجاہد نے بہت حصّے پائے۔ آپ کے تمام اموال کا تخمینہ اس زمانے میں پانچ کروڑ دو لاکھ درہم مکانات اور جائیداد غیر منقولہ کی صورت میں تھا۔ رسول کریم ﷺ نے بھی آپ کو مدینہ میں ایک وسیع قطعہ برائے مکان اور بنی نضیر کی اراضی میں سے بھی ایک قطعہ زمین عطا فرمایا تھا۔(18)

مقام جُرف اور وادی عقیق میں بھی آپ کی جاگیر تھی۔ جو حضرت ابوبکرؓ نے عطا کی تھی۔

تربیت اولاد

اولاد سے بہت محبت تھی۔ اور ان کی تربیت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اپنے نو بیٹوں کے نام بدر اور احد میں شہید ہونے والے بزرگ صحابہ کے نام پر رکھے جیسے عبداللہؓ، حمزہؓ، جعفرؓ۔ اس تمنا کے اظہار کیلئے کہ خدا کی راہ میں قربان ہو جائیں۔(19)

اور ان میں بھی اپنی طرح شجاعانہ رنگ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جنگ یرموک کے وقت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی عمر صرف دس سال تھی۔ حضرت زبیرؓ انہیں جنگ بدر میں ساتھ لے گئے اور گھوڑے پر سوار کر کے میدان جنگ میں ایک آدمی کے سپرد کیا۔ تاکہ جنگ کے ہولناک مناظر دیکھ کر ان میں جرأت پیدا ہو۔ اسی تربیت کا اثر تھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اپنے وقت کے بہادر اور شجاع انسان ٹھہرے۔

آپ کی طبیعت میں سادگی تھی۔ مال و دولت کی فراوانی کے باوجود اسراف کی طرف مائل نہیں ہوئے۔ البتہ آلاتِ حرب کا بہت شوق تھا۔ جو یقیناً جہاد کی محبت کی وجہ سے تھا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جو شورش ہوئی اس میں آپ کی رائے بھی قاتلین عثمانؓ سے قصاص کے حق میں تھی۔ جبکہ بلوہ کی صورت میں ہونے والی اس شہادت کے قاتلوں کی تعیین اور بار ثبوت اپنی جگہ ایک مسئلہ تھی۔ اس اختلاف رائے میں ہی حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کے مابین جنگ جمل میں آمنا سامنا ہوا۔ حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ حضرت عائشہؓ کے ہمراہ تھے۔ حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ سے کہا کہ اگر آپ ہمارا ساتھ نہیں دیتے تو ہمارے خلاف بھی کسی کی مدد نہ کریں حضرت زبیرؓ نے عرض کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کے مقابلہ سے دستبردار ہو جاؤں۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ میں کیسے نہ پسند کروں گا جبکہ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد ہیں اور دیگر فضائل بیان کئے جس پر زبیرؓ راضی ہو گئے۔(20)

پھر حضرت ابن عباسؓ وغیرہ نے بھی توجہ دلائی تو آپ نے رائے بدل لی اور میدان جنگ سے واپس لوٹ آئے اس دوران ایک ظالم نے آپ پر حملہ کر کے شہید کر دیا۔ حضرت علیؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ زبیر کے قاتل کو جہنم کی خبر دے دو۔

اس طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ طلحہؓ اور زبیرؓ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ ہم ان (جنتیوں) کے سینوں سے کینہ نکال باہر کریں گے۔ وہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے بھائی بھائی ہوں گے۔
(الحجر:47)

جنگ جمل میں کنارہ کشی کے باوجود بعض فتنہ پردازوں نے آپ کو سازش سے شہید کیا۔ نیزہ کے پہلے حملہ کے بعد حضرت زبیرؓ نے دفاع کیا تو حملہ آور کو اندازہ ہو گیا کہ وہ بچ نہیں سکے گا تب اس نے اللہ کا واسطہ دے کر امان چاہی تو آپ نے تلوار روک لی۔ اس نے پھر ساتھیوں کی مدد سے آپؓ کو شہید کیا۔(21)

حضرت زبیرؓ کی وفات پر حضرت حسانؓ بن ثابت

نے اپنے اشعار میں ان کو خوب خراج تحسین پیش کیا ہے۔

یعنی کہ حواری رسول ﷺ حضرت زبیرؓ نے نبی کریم ﷺ کی سنت اور آپ کے عہد پر خوب قائم رہ کر دکھا دیا اور وہ قول کو فعل کے برابر کرتے تھے یعنی جو کہتے تھے اس پر عمل کرتے۔ وہی مشہور شہ سوار اور بہادر انسان تھے کہ جب دن روشن ہوتا تو وہ حملہ آور ہوتے تھے۔ (رات کو حملہ نہ کرتے) جب جنگ میں گھمسان کا رن ہوتا تو وہ اسے دہکا کر سفید کرتے اور دوڑتے ہوئے پہلے موت کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتے۔ (22)

حضرت زبیرؓ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے میرے لئے اور میری اولاد کیلئے بھی دعا کی تھی۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ''تم میں سے جس کا واسطہ زبیر سے پڑے تو زبیر اسلام کا ستون ہے۔ (23)

حضرت عمرؓ فرماتے تھے اگر میں کوئی عہد کروں یا ترکہ کی وصیت کسی کے حق میں کروں تو پسند کروں گا کہ زبیرؓ کے حق میں کروں کہ وہ ارکان دین میں سے ہے۔

حوالہ جات

1-اصابہ جز3 ص6
2-ابن سعد جلد3 ص107، مجمع الزوائد جلد9 ص150، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد5 ص70
3-ابن سعد جلد3 ص102
4-اسد الغابہ جلد2 ص197
5-مجمع الزوائد جلد9 ص151
6-اسد الغابہ جلد2 ص197، ابن سعد جلد3 ص102
7-بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر
8-منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص69، بخاری کتاب المغازی
9-بخاری کتاب المناقب باب مناقب زبیرؓ، استیعاب جلد2 ص91
10-ابن ہشام جلد3 ص385
11-ابن سعد جلد3 ص104
12-بخاری کتاب المناقب باب مناقب زبیرؓ
13-مجمع الزوائد جلد9 ص150
14-فتوح البلدان ص220
15-بخاری کتاب المناقب باب مناقب الزبیرؓ
16-مسلم کتاب الفضائل باب فضائل طلحہ و الزبیرؓ، اسد الغابہ جلد2 ص197
17-ترمذی کتاب المناقب
18-ابن سعد جلد3 ص107
19-ابن سعد جلد3 ص107
20-استیعاب جلد 2 ص 92، ابن سعد جلد 3 ص110
21-ابن سعد جلد3 ص110 تا 113
22-مجمع الزوائد جلد9 ص151
23-منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد5

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ

تعارف

حضرت مولانا محمد قاسم الصدیقی النانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ اسد علی بن شیخ غلام شاہ صاحب۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل و اولاد سے تھے۔

1832ء میں قصبہ ''نانوتہ'' میں آپ کا تولد ہوا تاریخی نام آپ کا خورشید حسین صاحب تھا۔ یہ قصبہ دیوبند سے 12 کوس مغرب میں، سہارن پور سے 15 کوس جنوب میں، گنگوہ سے 9 کوس مشرق میں اور دہلی سے 60 کوس شمال میں واقع ہے۔

آپ کے والد بزرگوار حضرت شیخ اسد علی صاحب تعلیم سے چنداں بہرہ ور نہ تھے۔ معمولی زمیندار تھے۔ بزرگوں کی نیک صحبت میں رہے دین سے خاص لگاؤ تھا۔ اکثر کتب مولانا مملوک علی صاحب نانوتوی المتوفی 1267ھ سے پڑھیں۔ حدیث شریف کا دور شاہ عبدالغنی مجددّی سے کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتداء سے ہی بڑی ذہانت اور عمدہ فطانت کی دولت عظیمہ سے وافر حصہ مراحمت فرمایا تھا۔ آپ نے رواج کے مطابق پیر و مرشد کی تلاش کی اور حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کی بیعت کی۔ (''بانی دارالعلوم دیو بند'' ص9)

حفظ قرآن

مولانا نانوتوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بلا کا ذہن عطا فرمایا تھا آپ نے قرآن پاک کسی مدرسہ استاد یا ادارہ سے حفظ نہ کیا تھا اور نہ ہی اس پر کئی سال کی محنت کی بلکہ دو ماہ رمضان میں یعنی 15 پارے ایک سال رمضان میں اور 15 پارے دوسرے سال کے ماہ رمضان میں حفظ کر لئے۔ اس بارہ میں آپ کا خود اپنا بیان ہے فرماتے ہیں۔

''فقط دو سال رمضان میں میں نے یاد کیا ہے اور جب یاد کیا پاؤ سیپارہ کی قدر یا کچھ اس سے زائد یاد کر لیا اور جب سنایا ایسا صاف سنایا جیسے اچھے پرانے حافظ''

(سوانح قاسمی از مولانا محمد یعقوب بحوالہ بانی دارالعلوم ص55)

ایک بابرکت خواب

مولانا محمد یعقوب صاحب آپ کی سوانح عمری میں لکھتے ہیں۔

ایام طالب علمی میں مولوی صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوں مجھ سے نکل کر ہزاروں نہریں جاری ہو رہی ہیں جناب والد صاحب (یعنی حضرت مملوک علی صاحب) سے ذکر کیا انہوں نے فرمایا کہ تم سے علم دین کا فیض بکثرت جاری ہوگا۔ (سوانح مولانا محمد قاسم صاحبؒ ص9)

احمد علی صاحب سہارن پوری نے ایک مطبع قائم کیا جس کا نام انہوں نے مطبع احمدی رکھا۔ حضرت مولانا محمد قاسمؒ صاحب کو چونکہ دین سے خاص شغف تھا اس لئے آپ اس مطبع میں کام کرتے رہے۔

چنانچہ لکھا ہے کہ اسی مطبع احمدی میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی تصحیح کتب کا فریضہ سرانجام دیتے رہے اور اس طریق سے علم دین کی خدمت کا حق ادا کرتے رہے اور ضمنی طور پر اس تصحیح سے معمولی سا جو حق محنت ملتا اس پر گزر اوقات کرتے اور اعزہ و اقارب کے علاوہ مہمانوں کا حق پورا کرتے۔ زندگی نہایت سادہ بے تکلف اور زاہدانہ تھی، شکل وصورت سے دیکھنے والوں کو یہ وہم گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ یہ بھی کوئی مولوی ہیں۔

(بانی دارالعلوم دیوبند ص13)

مولانا صاحب عالم بے بدل تھے اور عاشق رسولؐ آپ نے حمایت اسلام اور عشق رسول میں کئی کتب تصنیف کیں۔

(بانی دارالعلوم دیوبند ص45)

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ انگریزی حکومت علماء اسلام کو پیغام حق پہنچانے کی پاداش میں گرفتار کر کے پس زنداں ڈال رہی تھی آپ کے بھی وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے تھے۔ تین دن روپوش رہنے کے بعد باہر آ گئے۔

''فرمایا کہ تین دن سے زیادہ روپوش رہنا سنت سے ثابت نہیں۔ (بانی دارالعلوم دیوبند ص48)

مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے حج کرنے کی سعادت بھی حاصل کی آپ نے تین دفعہ مکہ و مدینہ شریف کا سفر مبارک کیا۔ پہلا حج 1860ء میں کیا۔ دوسرا حج 1869ء میں جبکہ تیسرا حج 1877ء میں کیا۔

(بانی دارالعلوم دیوبند ص54)

نثر میں تو آپ کا علم کلام کافی ہے۔ جو اسلام کی تائید۔ عیسائیت اور ہندومت کے رد میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ نے منظوم کلام بھی یادگار چھوڑا ہے جو قصیدہ قاسمی کے عنوان سے شائع شدہ ہے۔ اس میں پہلے قصیدہ کے 151۔ اشعار ہیں۔

1866ء میں آپ نے دارالعلوم دیو بند قائم کیا۔

آپ نے تحذیر الناس، کی کتاب میں ختم نبوت کا مضمون وضاحت سے بیان فرمایا

4 جمادی الاولیٰ 1297ھ میں مطابق 15/ اپریل 1880ء بعد نماز ظہر ملت کا ہمدرد، موت کی آغوش میں جا پہنچا اور ہزاروں دلوں کو زخمی کر گیا اور دیو بند ہی میں حکیم مشتاق احمد کے خطہ اراضی میں سب سے پہلی قبر ہی حضرت نانوتوی کی بنی۔

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کا ذکر خیر

سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی خطبہ عیدالاضحیٰ 9 جولائی 1957ء میں حضرت مولوی صاحبؒ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کے ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے............

میں جب ''ندوہ'' دیکھنے گیا تو مولویوں نے ہماری بڑی مخالفت کی۔ مگر مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے بیٹے یا پوتے جوان دنوں ''ندوہ'' کے منتظم تھے انہوں نے میرا بڑا ادب کیا اور مدرسہ والوں کو حکم دیا کہ جب یہ لوگ آئیں تو ان سے اعزاز کے ساتھ پیش آئیں۔ بعد میں انہوں نے میری دعوت بھی کی تھی............

میرے ساتھ سید سرور شاہ صاحب، حافظ روشن علی صاحب اور قاضی سید امیر حسین صاحب بھی تھے، اس سے پتہ لگتا ہے کہ ان کے اندر ابھی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ والی شرافت باقی تھی۔ اگر ان میں شرافت نہ ہوتی تو ہمارے جانے پر جیسے اور مولویوں نے مظاہرے کئے تھے وہ بھی مظاہرہ کرتے لیکن انہوں نے مظاہرہ نہیں کیا اور بڑے ادب سے پیش آئے اور بڑی محبت کے ساتھ انہوں نے ہماری دعوت کی اور استقبال کیا بعد میں انہوں نے مولوی عبیداللہ صاحب سندھی کو ہمارے پاس بھجوایا اور معذرت کی کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ بعض مولویوں نے آپ سے گستاخانہ کلام کیا ہے مجھے اس کا بڑا افسوس ہے۔ میں انہیں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ ایسا نہ کریں لیکن وہ سمجھتے نہیں............

ہماری جماعت کے لئے اس ملک میں بھی ابھی صوفیاء کے طریق پر کام کرنے کا موقع ہے جیسا کہ دیوبند کے قیام کے زمانہ میں ظاہری آبادی تو بہت تھی لیکن روحانی آبادی کم ہو گئی تھی۔ روحانی آبادی کی کمی کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے دیکھ لیا کہ یہاں اب روحانی نسل جاری کرنی چاہئے تاکہ یہ علاقہ اسلام اور روحانیت کے نور سے منور ہو جائے چنانچہ انہوں نے بڑا کام کیا............ پھر دیوبند کے جو بزرگ تھے وہ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے اپنے پیچھے ایک نیک ذکر دنیا میں چھوڑا ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئے۔ اسے یاد رکھنا چاہئے اور اس کی نقل کرنی چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 17 دسمبر 2002ء)

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب

میرے بھائی خواجہ محمد یوسف صاحب

مورخہ 21 جولائی 2008ء کو میرے پیارے منجھلے بھائی محترم خواجہ محمد یوسف صاحب مختصر علالت کے بعد شفا انٹرنیشنل ہسپتال اسلام آباد میں ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے انتقال کر گئے۔ ان کی بیماری تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے ہیپاٹائٹس (بی) تشخیص ہوئی تھی جس کے بعد ہر ممکن علاج معالجہ ہوا۔

برادرم خواجہ یوسف صاحب عمر میں مجھ سے کوئی چار سال بڑے تھے اور وفات کے وقت ان کی عمر لگ بھگ 70 برس تھی مگر صحت ہمیشہ بہت اچھی رہی، کبھی بیمار نہ ہوئے جس کی وجہ سے ہر دیکھنے اور جاننے والا ہمیشہ مجھے ہی ان سے زیادہ ''عمر رسیدہ'' اور بڑا سمجھتا تھا۔ اپنی صحت کا بہت خیال رکھتے تھے، یہی وجہ تھی کہ کھانے پینے میں ہمیشہ محتاط رہتے۔ بھوکے رہنا قبول مگر گھر سے باہر سوائے اشد مجبوری کے کبھی کھانا نہ کھاتے، پانی ہمیشہ ابال کر پیتے، پیدل چلنے کو ہمیشہ ترجیح دیتے اور جب تک صحت نے اجازت دی گرمی ہو یا سردی ''بیت الحمد'' میں نماز جمعہ یا دیگر جماعتی تقاریب میں شرکت کے لئے ہمیشہ پیدل آتے جاتے، حالانکہ بیت الحمد ان کے گھر سے تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر دور ہے۔ رمضان المبارک میں فجر اور تراویح کی نمازیں بھی باقاعدگی سے پیدل ہی بیت الحمد میں پڑھنے جاتے۔

میرے مرحوم بھائی اور بھی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے جن میں سب سے بڑی خوبی پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدگی اور نماز تہجد کا التزام تھا۔ نمازوں میں باقاعدگی کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اپنی آخری شدید بیماری کے دوران بھی نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھتے اور بستر پر ہی اشاروں کے ساتھ نماز ادا کرتے حتیٰ کہ زندگی کی آخری نماز فجر بھی لیٹے لیٹے پڑھی اور پھر اس کے چند گھنٹے بعد ہی اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوگئے۔ ان کی ایک اور خوبی جماعتی چندوں کی باقاعدہ اور بروقت ادائیگی کی تھی۔ ہمیشہ سیکرٹری مال یا صدر حلقہ کے پاس خود جا کر چندہ ادا کرنے کو ترجیح دیتے اور رسیدیں باضابطہ سنبھال کر رکھتے۔ دعاؤں پر بڑا یقین تھا، جب بھی کوئی مسئلہ یا پریشانی ہوتی خود بھی دعائیں کرتے اور دوسروں بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور درخواست کرتے۔ بیماری کے ایام میں مجھے خاص طور پر تاکید تھی کہ حضور کی خدمت میں دعائیہ درخواست فیکس کرتا رہوں چنانچہ خاکسار تقریباً روزانہ دعا کی درخواست حضور کو فیکس کرنے کے بعد انہیں اس کی اطلاع دیتا تو ''مہربانی'' کا کہہ کر اظہار تشکر کرتے اور ساتھ خوشی اور اطمینان کا اظہار بھی ہوتا کہ ان کے لئے دعائیں ہو رہی ہیں۔ ایک بار اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ جلسہ سالانہ یو۔کے پر بھی حضور سے میری صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی جائے مگر افسوس کہ جلسہ سے چند روز قبل ہی وہ ہم سے رخصت ہوگئے۔

آپ بہت حساس طبیعت رکھتے تھے۔ کسی کو تکلیف یا بیماری میں دیکھتے تو بے چین ہو جاتے اور پھر دامے درمے سخنے اس کی مدد کرتے اس کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے اور پھر اس کا مداوا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے۔

میرے یہ پیارے بھائی اس لحاظ سے میرے عظیم محسن بھی تھے کہ میرے سکول، کالج اور یونیورسٹی تک کے تمام تعلیمی اخراجات انہوں نے برداشت کئے۔ خود تکلیف اٹھائی، محنت مشقت کی، مگر تنگ دستی کے باوجود سالہا سال باقاعدگی سے ہر ماہ میرے تعلیمی اخراجات مجھے بھجواتے رہے اور کبھی ماتھے پر بل نہ آیا۔ یہ مرحوم بھائی کا مجھ پر اتنا بڑا احسان ہے جس کے لئے میں ہمیشہ ان کا شکر گزار اور ممنون رہوں گا۔

مرحوم بھائی اگرچہ کوئی زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے مگر مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ الفضل کے باقاعدہ خریدار تھے۔ جب اخبار آتا تو شروع سے آخر تک پڑھتے۔ سلسلہ کی کوئی نہ کوئی کتاب بھی ہمیشہ زیر مطالعہ رہتی۔ میں اگر کوئی نئی کتاب خریدتا یا کہیں سے مجھے ملتی تو میں ان کے شوق کو دیکھتے ہوئے انہیں ضرور پڑھنے کو دیتا۔ ان کی یادداشت بہت تیز تھی سلسلہ کے لٹریچر میں موجود کئی سبق آموز اور ایمان افروز واقعات انہیں یاد تھے۔ بزرگان سلسلہ سے برسوں پہلے ہونے والی ملاقاتیں بھی انہیں یاد تھیں اور کبھی کبھی ان کا ذکر بھی کرتے۔ دوبار قادیان جلسہ پر گئے اس دوران جن جن مقامات مقدسہ پر حاضری دی۔ جس جس سے ملے ان سب کا بڑی محبت سے ذکر کرتے۔ قادیان کے جلسہ پر کشمیر سے آنے والے اپنے عزیزوں رشتہ داروں حتیٰ کہ ان کے بچوں تک کے نام یاد تھے حالانکہ انہیں تقسیم ہند کے باعث ہم سے جدا ہوئے چالیس پچاس سال کا عرصہ بیت گیا۔ خلافت جوبلی کے جلسہ پر قادیان جانے کا پروگرام تھا۔ پوری تیاری تھی مگر افسوس کہ موت نے بہت پہلے انہیں آ لیا اور ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

مرحوم کی وفات پر تجہیز و تکفین کے تمام انتظامات کے سلسلہ میں جماعت راولپنڈی کے احباب نے جس محبت سے ہماری مدد فرمائی اور ہمارے خاندان کی دلجوئی کی اس کے لئے خاکسار ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار اور ممنون احسان ہے۔

غزل

جن کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے
منزلوں پہ وہی لوگ پائے گئے

ایک ہی موج ان کو بہا لے گئی
ریت پر جو گھروندے بنائے گئے

ہر قدم سے اٹھا ایک اعلانِ حق
پا بہ زنجیر جب ہم چلائے گئے

''پھول اُن پر فرشتے نچھاور کریں''
راہ مولیٰ میں وہ جو ستائے گئے

اُن پہ کانٹوں کا پھل لگ گیا آج کل
کل جو نفرت کے بُوٹے لگائے گئے

آگ اور خون کا آج کھلواڑ ہے
خونِ ناحق جہاں کل بہائے گئے

خاکساری سے جو خاک میں مل گئے
آسماں پہ وہ آخر اٹھائے گئے

مبارک احمد ظفرؔ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم بشارت احمد صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم مجید احمد صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب کو مورخہ 19 جولائی 2009ء کی رات کو اچانک دل کی تکلیف ہوئی ہے فوری طور پر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالت پہلے سے بہتر ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد انوارالحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی اور مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ حال مقیم گھانا کے والد مکرم نورالحق صاحب مظہر مختلف عوارض کی وجہ سے ایک سال سے صاحب فراش ہیں۔ 2008ء میں احمدیہ ہسپتال گھانا میں ان کا پراسٹیٹ گلینڈ کا آپریشن ہوا تھا موصوف گو پہلے کی نسبت ٹھیک ہیں اور طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے پھر بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں چلنے پھرنے میں ابھی دقت ہے ٹانگوں میں درد رہتا ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق خدا ہے محض اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور دینی اور دلی سکون عطا فرمائے۔ آمین

مکرم سلیم احمد کاشف صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں نیز ان کی والدہ محترمہ بھی علیل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عرفان سعود صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد محترم شیخ عبدالماجد صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پھیپھڑوں اور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفا کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری ناصر احمد پسوال صاحب ایڈووکیٹ نوٹری پبلک کچہری ڈسکہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ صاحبہ کو گرنے سے ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے گھر میں ہی زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تقریب رختصانہ

مکرم انور حسین عباسی صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بیٹی مکرمہ صائمہ امینہ صاحبہ کی تقریب رخصتی مورخہ 20 جون 2009ء کو گوندل بینکوئٹ ہال ربوہ میں عمل میں آئی۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے رشتہ وتقریب کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرائی۔ اس سے قبل عزیزہ صائمہ امینہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 23 مئی 2009ء کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے بعد از نماز عصر بیت المبارک میں مکرم سید مقبول احمد شاہ صاحب بخاری ابن مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر کیا تھا۔ عزیزہ مکرم مظفر حسین صاحب عباسی مرحوم سابق انسپکٹر مال آمد کی پوتی اور مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب آف شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ عزیزم سید مقبول احمد شاہ صاحب بخاری مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری مردان ہاؤس کے پوتے ہیں۔ ان کے والد مرحوم مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری M.T.A پر پشتو پروگرام کرتے تھے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب آمین

مکرم مرزا عاشق حسین صاحب معلم وقف جدید فتو کے ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی طوبیٰ مریم نے 6 سال 4 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ اسی طرح حسنان سلیم ولد مکرم عبدالروف صاحب سیکرٹری مال فتو کے نے 11 سال کی عمر میں ناظرہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 29 جون 2009ء کو بیت العزیز فتو کے میں بعد نماز جمعہ تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم شاہد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ اس کے نور سے سینے منور کرنے اور عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرمہ فائزہ ثروت داؤد صاحبہ مکان نمبر 1/12 دارالصدر غربی لطیف ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

خاکسارہ نے اپنا نام ثروت داؤد فائزہ سے تبدیل کر کے فائزہ ثروت داؤد کر لیا ہے۔ آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

رضوان احمد افضل مربی سلسلہ فری ٹاؤن سیرالیون

سیرالیون میں جلسہ جات نومبائعین

سیرالیون کے تین ریجنز Bo ریجن، پورٹ لوکو ریجن اور روکوپور ریجن میں جلسہ جات نومبائعین کا انعقاد ہوا۔ ان جلسوں میں بڑی تعداد میں نومبائعین نے شرکت کی۔ اس سلسلہ میں مجموعی طور پر 8 جلسوں کا انعقاد ہوا۔

ان ریجنز کے مربیان نے بہت محنت سے ان جلسوں کا پروگرام ترتیب دیا اور نومبائعین سے مسلسل رابطہ رکھا اور انہیں ان پروگراموں میں شامل کیا۔ ان پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ جس میں بڑی تعداد میں نومبائعین نے شمولیت کی۔ ان جلسوں میں نئے احمدی ہونے والے 2 سیکشن چیفس، 5 ٹاؤن چیفس کے علاوہ 25 اماموں نے بھی شرکت کی۔

ان جلسوں میں نومبائعین کو جماعتی عقائد کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ انہیں اختلافی مسائل کے حوالے سے بھی تفصیل سے تعارف کروایا گیا۔ تقاریر میں تربیت اولاد کے حوالے سے بھی شاملین کو توجہ دلائی گئی کہ اپنے بچوں کی صحیح دینی طریق پر تربیت کی کوشش کریں اور انہیں بیوت الذکر کے ساتھ وابستہ کریں۔ ان جلسوں میں 20 جماعتوں سے کل 5 ہزار 580 نومبائعین نے شرکت کی۔ تمام جلسوں کے اختتام پر شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کو ثبات قدم عطا فرمائے اور انہیں جماعت کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ نعیمہ ہاشمی صاحبہ بابت ترکہ مکرم زبیر احمد ہاشمی صاحب)

مکرمہ نعیمہ ہاشمی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم زبیر احمد ہاشمی صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 45/22 برقبہ 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ نعیمہ ہاشمی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم سلیمان احمد ہاشمی صاحب (بیٹا)
(3) مکرم لقمان احمد ہاشمی صاحب (بیٹا)
(4) مکرمہ سارہ ہاشمی صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرمہ امیرہ ہاشمی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ٹیسٹ ٹیوب بچے

لاس اینجلس (ثناء نیوز) ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی کے ذریعے اب تک دنیا بھر میں 30 لاکھ سے زیادہ بچے پیدا ہو چکے ہیں۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کی پہلی ٹیسٹ ٹیوب بچی لوئیس براؤن نے برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں 25 جولائی 1978ء میں جنم لیا تھا۔ جبکہ امریکہ میں پہلا ٹیسٹ ٹیوب بچہ 1981ء میں پیدا ہوا۔ اس تجربے کی نگران ڈاکٹر موسا شانکی کہتی ہیں کہ تجربے کے وقت ان کے ذہن میں بہت سے خدشات بھی تھے تاہم یہ کامیابی سائنس کی دنیا میں ایک بڑی پیش رفت تھی۔

(روزنامہ ایکسپریس 15 دسمبر 2008ء)

درخواست دعا

مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

ان کی ایک عزیزہ پروفیسر امۃ المتین صاحبہ کی کمر کا نیشنل ہسپتال ڈیفنس لاہور میں مورخہ 15 جولائی 2009ء کو آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ ”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی“ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالنے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عزت والا اجر

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ”نادار مریضان“ کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

”کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھا دے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے“ (الحدید: 12)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

خبریں

بجلی کی قیمت میں معقول اضافہ کیا جا سکتا ہے

سپریم کورٹ نے بجلی کی قیمتوں میں اضافے کو روکنے سے متعلق حکم امتناعی واپس لیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت معقول حد کے اندر رہتے ہوئے بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کرسکتی ہے۔ عدالت کے تین رکنی بینچ نے حکم امتناعی بجلی کی قیمت کا تعین کرنے والے ادارے نیپرا کے وکیل کے اس بیان کے بعد واپس لیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ فی الحال حکومت کا بجلی پر عائد سبسڈی واپس لینے کا ارادہ نہیں ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ عدالت سرکاری محکموں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی اور بجلی کے نرخ مقرر کرنا حکومتی اداروں کا استحقاق ہے تاہم انہوں نے ان اداروں کو تنبیہہ کی کہ معقول حد سے زیادہ بجلی کے نرخوں میں اضافے کی صورت میں عدالت مداخلت کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

گورنر کی سفارش پر جج کا تقرر نہیں ہوسکتا

چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ اعلیٰ عدلیہ کے جج کی تقرری گورنر کی سفارش پر نہیں ہوسکتی۔ گورنر کو عدلیہ کے پروفیشنل ازم کا علم نہیں ہوتا۔ اعلیٰ عدلیہ کے جج کا تقرر صدر نے چیف جسٹس کی مشاورت سے کرنا ہوتا ہے۔

لوڈشیڈنگ جتنی جلد ہو سکے ختم کی جائے

صدر زرداری نے وزارت پانی و بجلی کو ہدایت کی ہے کہ لوڈشیڈنگ جتنی جلد ہوسکے ختم کی جائے جبکہ 18،18 گھنٹے کیلئے بجلی کی بندش جاری ہے۔ صدر زرداری کی زیرصدارت بجلی اور لوڈشیڈنگ کے ایشوز کے حوالے سے اہم اجلاس ایوان صدر میں ہوا۔ صدر مملکت نے اجلاس کے دوران وزارت پانی و بجلی کو ہدایت کی کہ بجلی کا شارٹ فال جلد از جلد ختم کیا جائے۔

سعودی عرب میں 1579 پاکستانی قید ہیں

قائمہ کمیٹی کو وزارت خارجہ کی بریفنگ میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب میں 1579 پاکستانی قید ہیں، اس کے علاوہ امریکہ میں 127، یو اے ای میں 957 کویت میں 282 اور اٹلی میں 280 پاکستانی قید ہیں۔

امریکہ، کمپیوٹر وائرس کا حملہ

امریکہ میں ایک نئے کمپیوٹر وائرس نے اب تک 3 کروڑ کمپیوٹرز کو متاثر کیا ہے اور یہ وائرس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ کمپیوٹر ایکسپرٹس کے مطابق کونفکر نامی یہ وائرس انٹرنیٹ کے ذریعے تیزی سے پھیل رہا ہے۔ جس کے ذریعے نیٹ ورک میں بڑے پیمانے پر خرابی پیدا ہوسکتی ہے اور بعض سرکاری کمپیوٹرز کو بھی خراب کرسکتا ہے۔

☆......☆......☆

رپورٹ مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ سیرالیون

سیرالیون میں نومبائعین کیلئے تربیتی پروگرامز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں سیرالیون بھر میں نومبائعین سے مسلسل رابطوں کیلئے سعی جاری ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 16 مئی 2009ء کو سیرالیون کے ناردرن صوبہ کے مکینی ریجن میں علاقے کی 8 نومبائع جماعتوں کا جلسہ ہوا۔ اس جلسے کے انتظامات مکرم طاہر احمد فرخ صاحب مربی سلسلہ مکینی ریجن نے کئے۔

اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مربی صاحب نے نومبائعین سے مکرم امیر صاحب سیرالیون کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد جلسے میں شامل نومبائعین چیفس اور اماموں کا تعارف کروایا گیا۔

مکرم امیر صاحب کے خطاب سے قبل لوکل مشنریز نے اپنی تقاریر میں اختلافی مسائل کے بارے میں نہایت سہل انداز میں حاضرین کو بتایا۔

محترم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے اپنے خطاب میں نومبائعین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور خطاب کے بعد دعا کروائی۔ پروگرام میں کل 284 نومبائعین نے شرکت کی۔ آخر پر تمام شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو ثبات قدم عطا فرمائے اور انہیں سچے اور مخلص احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 12 جون 2009ء)

سارے کنبے کو سنا دیں

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:۔

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سناوے۔ اور ذہن نشین کردے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔

اشتہار۔ بدرسوم کی ممانعت:

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

آج ہم کھول کر باآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں.....

ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 87)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع و غروب 25 جولائی	
طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	8:12

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع راولپنڈی و اسلام آباد کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆......☆......☆

اطلاع عام
ہماری مشہور و معروف دوا "حبوب مفید اٹھرا" کی نقل تیار کر کے بیچی جارہی ہے اس لئے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ خریدنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کر لیا کریں۔ بہتر ہوگا کہ ہم سے خریدیں یا ہمارے مقرر کردہ سٹاکسٹ سے خرید فرمائیں۔
مینیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار ربوہ 047-6211434 6212434

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ائیرکنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760 فون نمبر: 042-5114822,5118096

TUITION
English : Tenses
1 ماہ میں کسی VERB سے 1680 جملے زبانی سنانا سیکھیں
0334-6372030

فضل ربی دواخانہ
احمد مارکیٹ ریلوے روڈ پر منتقل ہوگیا ہے
047-6216075,03336707226
حکیم قمر احمد فاضل طب الجراحت رجسٹرڈ حکیم

سکن اور موٹاپے کا کامیاب علاج یو ایس اے نیچرل ادویات سے کیا جاتا ہے
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

FD-10